سوال

(22) حدیث «ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک» کے معنی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث «ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک» کے کیا معنی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کی سند ''لاباس بہ'' (یعنی قابل حجت) ہے، اسے احمد اور ابوداود نے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دم جو ایسے الفاظ کے ساتھ ہوں۔ جن کے معنی معلوم نہ ہوں یا وہ شیطانوں کے نام یا اس طرح کی دیگر چیزوں پر مشتمل ہوں تو وہ ممنوع ہیں۔ ''تولہ'' جادو کی ایک قسم ہے، جس کا نام صرف اور عطف بھی ہے۔ ''تمائم'' سے مراد وہ تعویذ ہیں جو نظر یا جن وغیرہ کا اثر ختم کرنے کے لئے بچوں پر لٹکائے جاتے ہیں، کبھی بیماروں، بڑی عمر کے لوگوں اور اونٹوں اور وغیرہ کو بھی باندھے جاتے ہیں، تیسرے سوال کے جواب کے ضمن میں اس کا جواب گزر چکا ہے جانوروں پر جو لٹکایا جاتا ہے، اسے اوتار کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، یہ شرک اصغر ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو تعویذوں کا ہے، صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض مغازی میں یہ پیغام دے کر ایک کو بھیجا کہ لشکر میں تانت کا کوئی قلادہ باقی نہ رہنے دیا جائے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تمام قسموں کے تعویذ حرام ہیں خواہ وہ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی۔

اسی دم کے الفاظ اگر مجہول ہوں تو وہ حرام ہے اور اگر وہ الفاظ معروف ہوں، ان میں شرک نہ ہو اور نہ کوئی ایسی بات جو شریعت کے مخالف ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے خود بھی دم کیا اور کرایا بھی اور فرمایا کہ ''دم میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ شرکیہ نہ ہو۔'' (مسلم)

پانی پر دم کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں یعنی دم کر کے اگر پانی پر پھونک ماردی جائے اور مریض اسے پی لے تو اس میں کوئی حرج نہیں یا اس پر پانی کے مریض پر چھینٹے ماردیئے جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، چنانچہ سنن ابی داود کے باب کتاب الطب میں یہ حدیث موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی پر دم کر کے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ پر اس پانی کے چھینٹے مارے، سلف سے بھی ایسا ثابت ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص172

محدث فتویٰ